رشتہ نہ ہو قائم جو محمد ﷺ سے وفا کا | یا اللہ مدد | پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (الحشر، آیت 7)

ترجمہ: رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اُس سے رک جاؤ

جدید ایڈیشن

حیات النبی ﷺ

جس میں عقیدہ حیات النبی ﷺ کو قرآن پاک، احادیث مبارکہ، اجماع امت سے ثابت کیا گیا ہے اور اس پر وارد ہونے والے شبہات کے وافی شافی جوابات دیئے گئے ہیں

تالیف

مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

صوبائی امیر عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت خیبر پختونخواہ

مدیر ادارۃ النعمان ڈیرہ اسماعیل خان

بفیضانِ نظر

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ادارۃ النعمان

مسجد کریمیہ محلہ فاروق اعظمؓ گلی قریشیاں والی ڈیرہ اسماعیل خان

0333-9987709, 0324-9874137, 0344-7557363

https: //www.facebook.com/MuftiAdbulWahid

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفِ چند)

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی صاحب مدظلہم نے "حیات النبی ﷺ کورس" کے نام پر ایک کتابچہ لکھا۔ جس کے جون ۲۰۱۲ء سے جون ۲۰۱۴ء دو سال میں سات ایڈیشن شائع ہوئے جو اس کتاب کی عوام وخواص میں مقبولیت کی دلیل ہے۔

اس مجموعہ میں اسے بھی ہم شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّ الشُّھَدَاءِ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ قَالَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

ایک نظر اِدھر بھی

زیر نظر کورس عقیدہ حیات النبی ﷺ کی ترتیب خدمت دین کی ایک کڑی ہے۔ اس میں ہم نے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق قرآن کریم، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تشریحات جو کہ اجماع امت کے ذریعہ ہم تک پہنچیں، ان کو آسان الفاظ میں پیش کرنے کوشش کی ہے۔

اس میں زیادہ تر سکول، کالج اور مدارس عربیہ کے طلباء کرام کی فہم کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسی لئے بعض جگہ مشکل الفاظ کی بہت آسان تشریح کی گئی ہے تاکہ معاشرہ کا اکثر طبقہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔

کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے عقائد کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر کسی انسان کا عقیدہ درست ہو تو اس کا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں اور اگر عقیدہ درست نہ ہو تو بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

ترتیب میں اس موضوع پر گراں قدر خدمات سرانجام دینے والے اکابرین علماء کرام رحمہم اللہ کی کتب وملفوظات سے بوقت ضرورت استفادہ کیا گیا ہے۔

جون ۲۰۱۲ء میں یہ کورس جب پہلی مرتبہ شائع ہو کر آیا تو اس کو عوام وخواص میں بے حد مقبولیت نصیب ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ۳ سال کے قلیل عرصہ میں اس کے ۲۰۰۰۰ (بیس ہزار) نسخے ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔

۲۰۱۶ء کی ابتداء میں اس کی ترتیب پر نظر ثانی کا ارادہ تھا مگر تدریسی، خانقاہی اور تحریکی مصروفیات سے وقت نکالنا ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ مجبوراً ان مصروفیات کے ساتھ ساتھ مختلف اوقات میں اس پر نظر ثانی شروع کر دی۔

اسی دوران بھی اس کے ۲ ایڈیشن کوئی ۸۰۰۰ تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں داد تحسین وصول کر چکے تھے۔

آخر کار نظر ثانی مکمل ہوئی صرف مسئلہ کی وضاحت اور باحوالہ دلائل پر مشتمل یہ کورس آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس موضوع پر اٹھنے والے اشکالات کا حل الگ کتاب کی صورت میں بنام عقیدہ حیات النبی ﷺ پر ۱۰۰ سوالات کے جوابات عنقریب منظر عام پر ہوگا۔

قارئین کرام سے میری گزارش ہوگی کہ اس کورس کے بعد سوال و جواب والی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ دلائل کی دنیا میں آپ سپر پاور بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

ہندوستان (دار العلوم دیوبند) میں ہمارے محترم دوست مولانا ظفر احمد نعمانی سلمہ اللہ کی خواہش اور کوشش پر یہ کورس ان کے مکتبہ سے ہندوستان (دیوبند) میں شائع ہو رہا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ!

یکے از خدام احناف: (مفتی) عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ

باب: اوّل

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا عَلِیْمُ یَا فَتَّاحُ

مسلک اہل السنت والجماعت کی تعریف

اہل السنت: نبی پاک ﷺ والے والجماعت: اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والے

سوال: مسلک اہل السنت والجماعت کیا ہے؟ آسان اور مختصر بتائیں۔

جواب: دین اسلام کی تشریح کرنے میں اپنی عقل کو شریعت کے تابع رکھا جائے[1]۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جنہوں نے دین میں بڑی خدمات سرانجام دی ہیں وہ (چار) امام ہیں:

(۱) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، (۲) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، (۳) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، (۴) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ ان (چار) اماموں کا مسلک اہل السنت والجماعت ہے، یہی لوگ حق کے راستے پر ہیں۔

حنبلی: حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار (وفات ۲۴۱ھ)
سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات وغیرہ میں ہیں۔

شافعی: حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار (وفات ۲۰۴ھ)
مصر، سوڈان، اُردن، ملائیشیا وغیرہ میں ہیں۔

مالکی: حضرت امام مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار (وفات ۱۷۹ھ)
افریقہ، تیونس، مراکش وغیرہ میں ہیں۔

حنفی: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار (شہادت ۱۵۰ھ)
پوری دنیا میں تقریباً ۷۰ فیصد مسلمان حنفی ہیں۔

نوٹ: ۱۹۹۴ء کی مردم شماری کے مطابق پوری دنیا میں ایک ارب تیس کروڑ مسلمان تھے جن میں سے حنفی مسلمانوں کی تعداد ساڑھے چھیاسی کروڑ تھی۔ (اسلامی دنیا میں فقہی مذاہب کا فروغ ص ۱۳۱ حاشیہ نمبر ۹ قدیمی کتب خانہ کراچی)

سوال: ہمارا نام مسلک اہل السنت والجماعت کس نے رکھا ہے؟

جواب: یہ نام ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے رکھا ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سورۃ آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی: ''یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ... الخ! (آل عمران: ۱۰۶)'' قیامت کے دن کچھ چہرے چمکتے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔

[1] یعنی توحید وسنت کے پرچار میں توہین سے بچتے ہوئے اولیائے اللہ کی محبت وعقیدت میں بدعات سے بچتے ہوئے تحقیقات کے اعلیٰ معیار کے باوجود خودرائی سے اجتناب کرنے والے۔

حضور پاک ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کالے چہرے والے اور سفید چہرے والے لوگ کون ہوں گے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''تَبیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعِ وَالضَّلَالَۃِ'' جن لوگوں کے چہرے کالے ہوں گے وہ اہل بدعت (گمراہ) ہوں گے اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہل السنت والجماعت ہوں گے۔ (الدرالمنثور فی تفسیر الماثور ج ۲ ص ۱۱۲، طبع دارالعلمیہ بیروت)

مسلک اہل السنت والجماعت کی نسبتیں

(۱) اہل السنت والجماعت۔ (۲) حنفی۔ (۳) دیوبندی۔

۱...... اہل السنت والجماعت: جو لوگ دین اسلام حضور پاک ﷺ سے لینے والے ہیں۔ کیونکہ دین اسلام کی بنیاد حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس ہے جن پر وحی کا نزول ہوا اور اس کو سمجھنے کے لئے تشریح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیتے ہیں۔ بے شک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے گواہ (عینی شاہد) ہیں، ان کے سامنے شریعت اُتری اور انہوں نے دین اسلام، نبی پاک ﷺ سے براہ راست سیکھا۔

۲...... حنفی: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگردِ خاص حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تابعدار لوگ۔

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ الجمعۃ کی یہ آیت نازل ہوئی: ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعہ: ۳)'' اور (یہ رسول ﷺ جن کی طرف بھیجے گئے ہیں) ان میں سے کچھ لوگ (عجم سے) اور بھی ہیں جو ابھی آ کر ان کے ساتھ نہیں ملے۔

گویا بتادیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کچھ عجمی لوگ آ کر دین کی خدمت کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور پاک ﷺ سے پوچھا یہ لوگ کون ہوں گے؟ تو حضور پاک ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اِن عجمی لوگوں میں سے ہوں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ، باب قولہ واٰخرین منھم، ج ۲ ص ۷۲۷ قدیمی کراچی)

تشریح: محدثین کرام رحمہم اللہ کے امام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خوشخبری سے مراد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ امت مسلمہ میں سب سے پہلے دین اسلام لکھوانے والے ہیں۔ (تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ص ۳ دار العلمیہ بیروت)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے چار اماموں میں سے صرف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عجم میں سے فارسی النسل ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے براہِ راست شاگرد بھی ہیں۔ گویا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ خود ہمارے نبی ﷺ کے شاگردوں کے شاگرد ہوئے۔ باقی تینوں میں نہ کوئی امام عجمی ہے اور نہ ہی کسی صحابی کا شاگرد ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے مسلک میں دوسری نسبت احناف کی ہے۔

۳...... دیوبندی: اصل دین اسلام پر چلنے اور چلانے والے۔ ''لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ (الانفال: ۳۷)'' بے شک اللہ تعالیٰ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلایا اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے مکمل دین کو لکھوایا۔ پھر

دشمنانِ اسلام نے دین اسلام کو ختم کرنے کی کئی سازشیں کیں مگر وہ ناکام رہے۔ آخرکار انہوں نے سوچا کہ دین اسلام کو ہم ختم تو نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس کو تبدیل کر دیا جائے تو برصغیر پاک و ہند کے کچھ افراد نے اصل دین کو بدلنے کے لئے سازشیں شروع کر دیں۔ اس کے لئے انہوں نے ٹھکانے قائم کیے جن میں بدعات کا درس ہونے لگا۔ لیکن جب علماء حق کو پتا چلا تو انہوں نے دیوبند (ہندوستان کا شہر) میں اصل دین اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے مدرسہ قائم کیا، جس کا نام ''دارالعلوم دیوبند'' رکھا۔ اب اس کے بعد جو شخص بھی اصل دین اسلام سیکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ دارالعلوم دیوبند سے تعلق قائم کرتا اور اسی نسبت سے خود کو دیوبندی کہلواتا۔

فرقہ واریت کیا ہے؟

دین اسلام کی تشریح میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (حضور پاک ﷺ کے براہ راست شاگرد) فقہاء کرام رحمہم اللہ (مکمل شریعت کے ماہرین) کی تشریحات کو چھوڑ کر اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔ فرقہ واریت کا عام ہو جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے حفاظت فرمائے۔

دلیل: ''عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا'' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگوں پر زلزلے اور آفات کثرت سے آنے لگیں تو ان کی وجوہات میں ایک وجہ گزرے ہوئے بزرگوں کو غلط کہنا ہوگا۔

(جامع ترمذی، ابواب الفتن باب ما جاء فی علامت حلول المسخ والخسف ج ۲ ص ۴۵ قدیمی کراچی)

بنیادی باتیں

عقیدہ کا معنی و مطلب: عقائد، عقیدہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے گرہ، عقیدہ اس مضبوط یقین کا نام ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو، گویا آسان الفاظ میں، عقیدہ کا دوسرا نام ایمان ہے۔

عقیدہ بعد الموت: (۱) قبر، (۲) برزخ، (۳) موت، (۴) حیات۔

۱...... قبر کی تعریف: جب انسان مر جاتا ہے اور اس کو جس جگہ دفن کیا جاتا ہے اس کو قبر کہتے ہیں۔

اگر کوئی جل کر راکھ ہو جائے یا پانی میں ڈوب جائے یا کسی کو کوئی جانور کھا لے تو جس جگہ اس کے ذرّات ہوں گے اسی جگہ روح کا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے اور اس کی یہی قبر ہوتی ہے۔

قبر میں سوالات کا مرحلہ: قبر میں دو فرشتے انسان سے تین سوالات کرتے ہیں، اُن دو فرشتوں میں ایک فرشتہ کو منکر اور دوسرے فرشتہ کو نکیر کہا جاتا ہے۔ قبر میں پوچھے جانے والے سوالات:

(۱) مَنْ رَّبُّکَ؟ (تیرا رب کون ہے؟)

(۲) مَنْ نَبِیُّکَ؟ (تیرا نبی کون ہے؟)

(۳) مَادِیْنُکَ؟ (تیرا دین کون سا ہے؟)

جو انسان ان تینوں سوالات کے جواب ٹھیک دیتا ہے تو اس کے لئے قبر میں اُسی وقت جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا دیا جاتا ہے اور جو ان سوالوں کے جواب ٹھیک نہیں دے سکتا، اس کی قبر کو تنگ کر دیا

جاتا ہے۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔" (جامع ترمذی، ابواب الزہد ج ۲ ص ۷۳، قدیمی کراچی)

۲...... برزخ کی تعریف: وفات کے بعد انسان پر جو وقت اور حالات گزرتے ہیں انہیں برزخ کہا جاتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمینی قبر برزخ کا حصہ ہے۔ (تفسیر عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا، المومنون: ۱۰۰: تالیفات اشرفیہ ملتان)

قبر و برزخ کی مثال

قبر جگہ کا نام ہے اور برزخ وقت کا نام ہے۔یعنی مردے پر جو وقت گزر رہا ہوتا ہے اُسے برزخ کہتے ہیں۔اسی لئے انسان قبر میں رہ کر برزخ میں بھی ہوتا ہے۔

اشکال: مردہ قبر میں ہوتا ہے یا برزخ میں رہتا ہے؟

جواب: جس طرح انسان قبر میں ہوتا ہے اسی طرح برزخ میں بھی، کیونکہ اس انسان کے لئے قبر جگہ کا نام ہے اور برزخ وقت اور گزرنے والے حالات کا نام ہے۔یہ بالکل ویسے ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میرا دوست زید مسجد میں ہے اور نمازِ عشاء کے وقت میں بھی ہے یا کوئی کہے کہ تیرا دوست ابوبکر گھر میں ہے اور دن میں بھی ہے تو اسی طرح یہ بات بھی سچی اور ٹھیک ہے کہ مردہ قبر میں بھی ہے اور برزخ میں بھی ہے۔یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔

دلیل: "يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ (ق: ۴۲)" جس دن لوگ اس (فرشتے) کی پکار کو سنیں گے، وہ قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔

علم تفسیر میں ماہر مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تشریح: اگر بندہ نیک ہوگا تو وفات کے بعد قبر میں روح اور جسم دونوں کو ثواب ہوگا اور اگر بُرا ہوگا تو روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوگا۔تمام اہل السنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ گنہگار انسان کو عذابِ قبر روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری ج ۱۱ ص ۸۷، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

یعنی روح کے واسطے سے جسم محسوس کرتا ہے، اگرچہ عام طور پر لوگوں کو نظر نہیں آتا۔کیونکہ یہ عالَمِ غیب کی باتیں ہیں۔ان پر بغیر دیکھے ایمان لانا ضروری ہے۔

اہل بدعت کا دھوکہ

اہل بدعت موت اور حیات کی تعریف کرنے میں عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ذیل میں ہم موت اور حیات کی تعریف وضاحت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔اس کو غور سے سمجھ لیں ہر قسم کے سوالات و اشکالات ختم ہو جائیں گے اور مسئلہ نکھر کر سامنے آجائے گا۔

۳...... موت کی تعریف: جسم میں روح نہ ہو اور اس روح کا جسم سے تعلق بھی بر[illegible] نہ رہے۔

۴...... حیات کی تعریف: روح جسم میں ہو یا جسم سے باہر ہو مگر جسم سے تعلق رکھتی ہو۔

قرآنی دلیل سے ان تعریفات کی وضاحت

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ

ویُرسِلُ الْاُخرٰی اِلٰی اَجلٍ مُسمًی اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (الزمر: ۴۲) ''اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جن کو ابھی موت نہیں آئی ہوئی ان کو بھی ان کی نیند کی حالت میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے موت کا فیصلہ کر لیا انہیں اپنے پاس لیتا ہے، اور دوسری روحوں کو ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

تشریح: مختصراً یوں سمجھیں اللہ تعالیٰ نے سونے والے کے لئے نیند کی حالت میں روح کا نکل جانا فرمایا ہے کہ نیند کے وقت انسان کی روح اس کے جسم میں نہیں ہوتی۔ حالانکہ سونے والا زندہ ہوتا ہے تو اس پر بظاہر سوال اٹھتا ہے کہ جب روح جسم میں نہیں ہے تو سونے والا مردہ ہوتا مگر ایسا نہیں تو کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نیند کے وقت اگرچہ روح انسان کے جسم سے باہر رہتی ہے مگر سونے والے آدمی کے جسم سے تعلق رکھتی ہے جس کی وجہ سے سونے والا انسان اپنے خواب میں کبھی خوشی اور کبھی غمی محسوس کرتا ہے اور اسی روح کے تعلق کی وجہ سے سونے والا آدمی زندہ رہتا ہے تو اسی طرح وفات کے بعد بھی روح اگرچہ جسم میں نہ ہو مگر اپنے مقام سِجّین (بُرے لوگوں کی روحوں کا قید خانہ) یا عِلّیین (نیک لوگوں کی روحوں کا مقام) میں رہ کر وہ روح قبر والے انسانی جسم سے تعلق رکھتی ہے جس کی وجہ سے انسان اگر نیک ہو تو جنت کی لذت اور اگر گناہ گار ہو تو جہنم کی تکلیف محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

اسی عقیدہ کو شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شعر میں قوم کو یوں سمجھایا ہے:

غافل نے سمجھا ہے موت کو اختتامِ زندگی　　ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اگر کوئی ناواقف شخص یوں سوال کرے کہ قبر میں بندہ بغیر کچھ محسوس کئے بالکل مردہ ہی رہتا ہے کیونکہ روح تو اس کے جسم میں موجود نہیں ہوتی تو پھر اسے سمجھانے کے لئے یوں کہیں کہ آپ کو چاہئے کہ جب آپ کے والد محترم نیند کریں تو اپنی والدہ محترمہ کو عدت میں بٹھا دیں اور میراث و جائیداد تقسیم کر لیں۔ کیونکہ سونے والے انسان میں بھی نیند کے وقت قرآنی فرمان کے مطابق روح موجود نہیں ہوتی۔ اس پر اگر وہ یہ کہے کہ نیند کے وقت انسانی جسم میں اگرچہ روح نہیں ہوتی مگر سونے والے کے جسم سے باہر رہ کر تعلق رکھتی ہے تو ہم کہیں گے جناب والا! یہی بات وفات والے انسان میں بھی مان لیں کہ اس کی روح بھی اپنے مقام پر رہ کر اس کے جسم سے تعلق رکھتی ہے جس کی بنیاد پر انسان جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے یا دوزخ کی تکلیف محسوس کرتا ہے، اسی لئے حدیث پاک میں قبر کو جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا بتایا گیا ہے۔

اشکال: سونے والے کی روح کا جسم سے تعلق نظر آتا ہے۔ مثلاً: نیند میں سانس کا آنا جانا، نبض کا چلنا، خون کا دوڑنا، دل کا دھڑکنا مگر مردے میں یہ تعلق نظر نہیں آتا۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب: وفات کے بعد کی زندگی کو قرآن پاک میں بَرْزَخ فرمایا گیا ہے: ''وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (المومنون: ۱۰۰) ''اور ان مرنے والوں کے پیچھے قیامت تک پردہ ہے۔

تشریح: برزخ کا معنیٰ ہے پردہ اور پردہ والی چیزیں اکثر نظر نہیں آتیں۔ جس طرح ہر انسان کے کندھے پر فرشتے بیٹھے ہیں مگر ہمیں بظاہر نظر نہیں آتے۔ اسی طرح وفات کے بعد روح اور جسم کا آپس میں تعلق ہوتا ہے مگر ہر کسی کو نظر نہیں آتا۔

مشقی سوالات

سوال نمبر ۱: مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی تین نسبتوں کی وضاحت کریں۔
سوال نمبر ۲: عقیدہ کا مطلب اور فرقہ واریت کیا ہے؟
سوال نمبر ۳: موت وحیات کی تعریف قرآنی وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔

باب: دوم

مماتی فرقہ کی پیدائش اور اس کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو آخری نبی بنا کر دنیا میں بھیجا۔ ۶۳ سال تک حضور پاک ﷺ نے دنیا میں رہ کر دین کا کام مکمل کیا۔ اس کے بعد حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی۔ حضور پاک ﷺ کے دور سے لے کر ۱۹۵۷ء تک ۱۴ صدیوں سے بھی زائد کا عرصہ بنتا ہے۔ ان سینکڑوں سالوں میں پوری دنیا کے مسلک اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ (رسول پاک ﷺ کا فرمانبردار) کسی تابعی رحمۃ اللہ علیہ (صحابہ رضی اللہ عنہم کا فرمانبردار) کسی فقیہ (مکمل شریعت میں مہارت رکھنے والا)، کسی محدث (علم حدیث میں مہارت رکھنے والا) اور مفسر قرآن (علم تفسیر میں مہارت رکھنے والا) نے یہ بات نہیں کہی کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں مردہ ہیں۔ کیونکہ اُمت مسلمہ حیات النبی ﷺ کی قائل ہے۔

۱۹۵۷ء میں وطن عزیز ملک پاکستان میں جس آدمی نے اِس غلط عقیدہ کی بنیاد رکھی اور اس بنیاد پر امت مسلمہ میں فساد ڈالنے کی کوشش کی کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی پاک قبروں میں مردہ ہیں زندہ نہیں۔ ''نعوذ باللہ من ذالک'' اس کا نام مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی ہے اور اس کا تعلق صوبہ پنجاب کے شہر گجرات سے ہے۔ اس سے پہلے حجاج بن یوسف جیسا ظالم حکمران اور معتزلہ فرقہ اس عقیدہ کا منکر تھا مگر اہل السنت والجماعت کے اندر کسی بندے نے حیات النبی ﷺ کا انکار نہیں کیا۔ مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی کی جماعت کا نام اشاعت التوحید والسنۃ ہے اور اس کے پیروکاروں کو پاکستان (کیونکہ یہ فرقہ صرف پاکستان میں ہے) میں چند ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ مثلاً:

(۱) پنج پیری، (۲) پتھری، (۳) مماتی، (۴) چتروڑی، (۵) اشاعتی۔

مسلک اہل السنت والجماعت کا عقیدہ

انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ خصوصاً حضور پاک ﷺ کو اپنی قبر میں خاص زندگی حاصل ہے۔ اگر کوئی مسلمان حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کے قریب حضور پاک ﷺ پر درود وسلام پڑھے تو حضور پاک ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دُور پڑھے تو فرشتے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں لے جاتے ہیں۔

فرقۂ مماتی کا عقیدہ

مماتیوں کے نزدیک وفات کے بعد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں مردہ ہیں اور قبر کے نزدیک کوئی کلام وسلام نہیں سنتے۔ بلکہ اوپر آسمانوں پر حضور پاک ﷺ کے اصلی جسم مبارک کے علاوہ ایک نیا جسم مانتے ہیں اور اُس نئے جسم میں حضور پاک ﷺ کی روح کو داخل مان کر اُسی جسم کو زندہ مانتے ہیں۔

(اس کی تفصیل میں مماتی کتب بھری پڑی ہیں مثلاً: ندائے حق واعلان حق، اقامہ البرہان وغیرہا)

فائدہ: بنیادی طور پر مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے درمیان عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں مشہور اختلاف تین ہیں، جن میں سے دو جھوٹے اور ایک اصلی ہے۔

۱...... جھوٹا اختلاف: مماتی لوگ عوام میں مشہور کرتے ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کی موت کے قائل ہیں۔ جب کہ ہمارے مخالف دیوبندی حضور پاک ﷺ کی وفات کے منکر ہیں۔

حقیقت: یہ ایک جھوٹا الزام ہے۔ علماء دیوبند حضور پاک ﷺ کی وفات کو برحق مانتے ہیں۔ اصل اختلاف وفات میں نہیں بلکہ وفات کے بعد قبر کی زندگی میں ہے۔ حضور پاک ﷺ پر وفات کا وعدہ یقیناً پورا ہوا لیکن حضور پاک ﷺ کی قبر کی زندگی کا انکار کرنا پوری شریعت اسلامیہ میں کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔

۲...... جھوٹا اختلاف: مماتی لوگ عوام میں مشہور کرتے ہیں کہ ہم اعلیٰ حیات کے قائل ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کو اُوپر جنت میں زندہ مانتے ہیں۔ جب کہ ہمارے مخالف دیوبندی لوگ کمتر حیات کے قائل ہیں کہ حضور پاک ﷺ کو جنت کے بجائے زمین میں زندہ مانتے ہیں۔

حقیقت: یہ بھی جھوٹ اور الزام ہے۔ کیونکہ علماء دیوبند حضور پاک ﷺ کی اعلیٰ حیات کے قائل ہیں۔ علمائے دیوبند کے پاس اس دعویٰ پر قرآن وسنت سے کئی دلائل موجود ہیں۔ مثلاً:

(۱) ''وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (الضحیٰ:۴)'' یعنی حضور پاک ﷺ کی آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے۔

حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کی فضیلت کے عنوان سے صحیح بخاری میں حدیث پاک موجود ہے:

(۲) سیدنا عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ'' (صحیح بخاری، کتاب التہجد باب فضل مابین القبر والمنبر ج ۱ ص ۱۵۹، قدیمی کراچی)

محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس کی تشریح یوں بیان فرمائی کہ یہ حدیث مبارک ثابت کرتی ہے۔ حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ لہٰذا علماء دیوبند حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کو جنت کا ٹکڑا مان کر اعلیٰ حیات کے قائل ہیں اور علماء دیوبند کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو بھی حضور پاک ﷺ کے پاس بھیج دیا ہے۔ جنت الفردوس کا حضور پاک ﷺ کے قدموں میں آجانا حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارک میں اعلیٰ حیات پر دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی روضۂ اقدس کی زمین کو قیامت میں جنت کے اندر منتقل کردیا جائے گا۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج باب فضل مابین قبرہ، رقم الحدیث ۳۳۶۸، ج ۳ ص ۴۱۶ المکتبۃ الرشیدیہ کراچی)

اصلی اختلاف

مماتی فرقہ کے لوگ نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کے زندہ ہونے کے منکر ہیں، تب ہی تو وہ لوگ مختلف بہانوں سے کام لیتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا آسمانوں میں ایک جسم مثالی زندہ ہے۔ اس جسم میں نبی پاک ﷺ کی روح مبارک کو داخل مانتے ہیں۔ گویا ان کے ہاں اوپر کوئی دوسرا جسم زندہ ہے اور روضۂ مبارکہ میں موجود جسم اطہر زندہ نہیں۔ جب کہ مسلک اہل السنت والجماعت حضور پاک ﷺ کی جسمانی زندگی کے قائل ہیں۔ اہل السنت والجماعت کے نزدیک نبی پاک ﷺ کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں اپنے مقام پر ہے اور اسی روح کا جسم مبارک سے تعلق ہے جس کی وجہ سے نبی پاک ﷺ قبر مبارک میں اس طرح زندہ ہیں کہ قبر کے قریب جیسے ہی کوئی مسلمان حضور پاک ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور پاک ﷺ اس کا سلام سن کر جواب عطاء فرماتے ہیں۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوۃ بمسجدی المکۃ والمدینۃ، رقم الحدیث ۳۳۷۴ ج ۳ ص ۴۲۱)

جسم مثالی کے ثبوت کا تحقیقی جائزہ

مماتی کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا جسم مثالی زندہ ہے اور جس وقت مماتی فرقہ سے جسم مثالی کے ثبوت کے لئے قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ سے دلیل مانگی جاتی ہے کہ لاؤ دلیل کہاں لکھا ہوا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا جسم مثالی زندہ ہے؟

تو جواب میں یہ لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں کسی جگہ بھی جسم مثالی کا نام نہیں ہے۔ بعض اوقات مماتی لوگ جسم مثالی کے ثبوت کے لئے کچھ صُوفیاء کرام رحمہم اللہ کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اس بارے میں چند باتیں یاد رکھیں:

(۱) صرف صُوفیاء رحمہم اللہ کے اقوال عقیدے میں دلیل نہیں بن سکتے۔

(۲) صُوفیاء کرام رحمہم اللہ جسم مثالی کے ضرور قائل ہیں مگر مماتی اور صُوفیاء کرام کے جسم مثالی ماننے میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ صوفیاء کرام رحمہم اللہ جسم مثالی کے ساتھ ساتھ نبی پاک ﷺ کو قبر مبارک میں زندہ مانتے ہیں اور قبر مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام سننے کے قائل ہیں۔ جب کہ مماتی فرقہ کے لوگ صرف جسم مثالی کو زندہ مانتے ہیں اور قبر مبارک میں زندگی کا انکار کر دیتے ہیں۔

(۳) صوفیاء کرام رحمہم اللہ جو جسم مثالی مانتے ہیں وہ کوئی علیحدہ جسم نہیں ہے بلکہ انسانی جسم میں موجود روح کو جسم مثالی کا نام دیتے ہیں یعنی صُوفیاء کرام رحمہم اللہ روح انسانی کے دو نام تجویز کرتے ہیں۔ ایک روح اور دوسرا جسم مثالی جب کہ مماتی انسان کی روح اور جسم کے علاوہ ایک دوسرا جسم مانتے ہیں۔

(۱) اہل حق صوفیاء کرام رحمہم اللہ کے ہاں جسم مثالی کی تفصیل دیکھیئے: (تفسیر عثمانی، بنی اسرائیل: ۸۵)
"وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ"

(۲) مماتیوں کے ہاں جسم مثالی کی تفصیل دیکھیئے: (اقامۃ البرہان ص ۱۵۱، طبع راولپنڈی)

مشقی سوالات

سوال نمبر ۱: مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے عقائد میں کیا فرق ہیں؟
سوال نمبر ۲: مماتی فرقہ کی پیدائش بتاتے ہوئے ان کے بانی کا مختصر تعارف پیش کریں۔
سوال نمبر ۳: اصلی اور جھوٹے اختلافات پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

باب: سوم

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور قرآن پاک

قرآن پاک سے پہلی دلیل

''وَلَاتَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّاتَشْعُرُونَ (البقرۃ: ۱۵۴)'' اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جائیں تم اُنہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں اُن کی زندگی کا احساس نہیں ہوتا۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے شہید کو زندہ فرمایا ہے۔ حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور پاک ﷺ شہید ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ جس طرح یہ آیت شہید کے بارے میں ہے تو اس طرح نبی پاک ﷺ بھی شہید بن کر اس آیت کی خوشخبری میں شامل ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ج ۲ ص ۶۳۷ طبع قدیمی کراچی، مستدرک کتاب المغازی ج ۳ ص ۶۰، ۶۱، رقم الحدیث ۴۳۹۴ / ۹۸، اقربہ الذہبی، طبع دار العلمیہ بیروت لبنان)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق شدہ تفسیر احکام القرآن میں ہے:

تفسیر: مفسر قرآن مولانا ظفر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''فَلَيْسَ الشَّهِيْدُ بِأَوْلٰى مِنَ النَّبِيَا وَاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ فِي قَبْرِهٖ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ'' نبی کریم ﷺ کا مرتبہ شہداء سے بہت زیادہ ہے۔ بے شک اللہ کے نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے یہ عقیدہ حدیث پاک سے ثابت ہے۔
(احکام القرآن للتھانوی رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۹۲ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

قرآن پاک سے دوسری دلیل

''وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (ال عمران: ۱۶۹)'' اور (اے پیغمبر ﷺ) جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں۔ انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے۔

علماء حق، علماء دیوبند کی اتفاقی تفسیر میں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد سعید دھلوی لکھتے ہیں:

تفسیر: انبیاء کرام علیہم السلام شہیدوں سے بڑے درجے والے ہیں تو وہ بھی زندہ ہیں ان کی زندگی اتنی مضبوط ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ تعلق ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ کی وفات کے بعد ان کی بیوی سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ ہی نبی ﷺ کی میراث تقسیم ہوتی ہے بلکہ قبر پر جا کر کوئی سلام کہے تو اس کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔
(تفسیر کشف الرحمٰن ج ۱ ص ۵۹۲ طبع مکتبہ رشیدیہ کراچی)

اس تفسیر پر جن اکابرین امت مسلمہ کے دستخط ہیں ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

1...... مدرس مسجد نبوی ﷺ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
2...... عالم اسلام کے پہلے شیخ الحدیث، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
3...... دارالعلوم دیوبند میں نصف صدی تک مہتمم، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ
4...... استاذ العلماء مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری رحمۃ اللہ علیہ
5...... شیخ الحدیث والادب، جامع الفضائل، فقیہ زماں حضرت مولانا اعزاز علی امروہی رحمۃ اللہ علیہ
6...... مفتی اعظم متحدہ ہندوستان، فخر الاماثل، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن پاک سے تیسری دلیل

"ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (النساء: ۶۴)" اور اگر گناہ گار لوگ گناہ کرنے کے بعد (اے نبی ﷺ) تیرے پاس آئیں خود بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آپ ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو اللہ ان کی توبہ قبول کریں گے اور ان پہ رحمت کریں گے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تفسیر ۱: سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قبر مبارک میں دفن کرنے کے تین دن بعد ایک دیہاتی آیا اور قبر شریف کے پاس گر گیا اور روتے ہوئے حضور ﷺ سے عرض کرنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہگار شخص، رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کریں تو اللہ پاک اسے معاف فرما دیں گے۔ اس لئے اے نبی پاک ﷺ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لئے معافی کی دعا کریں۔ اس کے بعد اسے روضہ اقدس سے آواز آئی: "قد غفر لک" کہ تیری بخشش کر دی گئی۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۴۶۰ طبع ادارۃ المعارف کراچی)

تفسیر ۲: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جیسے حضور پاک ﷺ کے پاس لوگ معافی کی دعا کرانے آیا کرتے تھے تو اسی طرح آج بھی روضہ رسول ﷺ پر حاضری اسی حکم میں داخل ہے۔

یعنی اب بھی حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارکہ پر حاضر ہو کر عرض کر دیں تو حضور پاک ﷺ دعا فرمائیں گے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۴۵۹ طبع ادارۃ المعارف کراچی)

قرآن پاک سے چوتھی دلیل

"وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (الانفال: ۳۳)" اور اے پیغمبر ﷺ! اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں کو اس حالت میں عذاب دے جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہو۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تفسیر: آپ ﷺ کا اپنے روضہ میں زندہ ہونا اور آپ ﷺ کی رسالت کا قیامت تک قائم رہنا اس کی دلیل ہے کہ یہ امت قیامت تک عذاب سے بچی رہے گی۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۲۲۵)

قرآن پاک سے پانچویں دلیل

''وما كان لكم ان تؤذوا رسول الله ولا ان تنكحوا ازواجه من بعده ابدا (الاحزاب:۵۳)''
اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم نبی ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، فقیہ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر ۱: ''قلت و جاز ان يكون ذالك لاجل ان النبيا حي في قبره ولذالك لم يورث ولم يتئم ازواجه'' امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن سے نکاح نہ ہونے کی یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اس لئے حضور پاک ﷺ کے مال مبارک کا کوئی وارث قرار نہیں پایا اور حضور پاک ﷺ کی وفات سے آپ کی بیویاں بیوہ نہ ہوئیں۔ (تفسیر مظہری (عربی) ج ۷ ص ۴۰۸، اردو ج ۹ ص ۴۱۶، طبع ایچ ایم سعید کراچی)

تفسیر ۲: مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: ''اس مسئلے (عقیدہ حیات النبی ﷺ) کی نہایت محققانہ بحث حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ کی کتاب آب حیات میں ہے۔'' (تفسیر عثمانی ص ۵٦۷، طبع قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

نوٹ: آب حیات میں واضح طور پر نبی ﷺ کو قبر میں زندہ مانا گیا ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ کا قبر کے قریب سلام سننے والے عقیدہ کو صحیح اور اہل السنت والجماعت کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر ۳: آپ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح حرام ہے۔ وہ بنص قرآن مومنوں کی مائیں ہیں اور دوسری وجہ یہ کہ آپ ﷺ وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو۔ اسی لئے آپ ﷺ کی میراث تقسیم نہیں ہوئی۔ اسی بناء پر آپ ﷺ کی ازواج کا وہ حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر اُن کی ازواج کا ہوتا ہے۔
(معارف القرآن ج ۷ ص ۲۰۳، طبع ادارۃ المعارف کراچی)

قرآن پاک سے چھٹی دلیل

''وجئنا بك شهيدا على هؤلاء (النحل: ۸۹)'' اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم تمہیں ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے لائیں گے۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر: حدیث پاک میں ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں، آپ ﷺ اعمالِ خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر اور بداعمالیوں پر مطلع ہو کر نالائقوں کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔
(تفسیر عثمانی ص ۳٦٦، طبع قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

قرآن پاک سے ساتویں دلیل

’’یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا (الاحزاب:۴۵)‘‘ اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے آپ ﷺ کو ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ آپ ﷺ گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر: تمام انبیاء کرام علیہم السلام خصوصا رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے گزرنے کے بعد بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۷، طبع ادارۃ المعارف کراچی)

نوٹ: چھٹی دلیل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آپ ﷺ پر اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کو گواہی دینے والا بتلایا گیا ہے۔ گویا یہ آیت مبارکہ پچھلی آیت کی تشریح کر رہی ہے۔ قبر مبارک میں امت کے اعمال پیش ہونے کی وجہ سے قیامت کے دن حضور پاک ﷺ گواہی دیں گے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حضور پاک ﷺ پر قبر مبارک میں اُمت کے اعمال کا پیش ہونا عقیدہ حیات النبی ﷺ کی یوں دلیل بنتی ہے کہ حضور پاک ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اسی لئے وہاں امت کے اعمال پیش ہو رہے ہیں۔ (حاشیہ سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ، باب تفریع ابواب الجمعہ ج ۱ ص ۱۵۸، طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قرآن پاک سے آٹھویں دلیل

’’فضربنا علی اذانھم فی الکھف سنین عددا (الکھف:۱۱)‘‘ چنانچہ ہم نے اُن کے کانوں کو تھپکی دے کر کئی سال تک اُن کو غار میں سُلائے رکھا۔

مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر: پہلی اُمتوں کے یہ لوگ (اصحابِ کہف) ہیں۔ ان بزرگوں کی کرامت تھی کہ ۳۰۹ سال سونے کے بعد بھی صحیح سلامت رہے۔ ہماری اُمت میں بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن سے اس قسم کے واقعات کا ظہور ہوا ہے۔ مثلاً:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے یوں وصیت فرمائی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو حضور پاک ﷺ سے اجازت لینا کہ میری قبر حضور پاک ﷺ کے ساتھ ان کے روضۂ اقدس میں بنائی جائے یا نہیں؟ اگر اجازت مل جائے تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ عام مسلمانوں کے قبرستان میں میری قبر بنا دینا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق اُن کا جنازہ حضور پاک ﷺ کے روضۂ مبارکہ کے دروازے پر رکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور پاک ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام پڑھا پھر یوں عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازے پر موجود ہیں تو روضۂ مبارکہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور اندر سے آواز آئی کہ دوست کو دوست تک پہنچا دو۔ (مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر ج ۷ ص ۴۳۳، طبع مکتبہ علوم اسلامیہ لاہور)

قرآن پاک سے نویں دلیل

’’یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (الحجرات:۲)‘‘ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی

آواز سے بلندمت کیا کرو اور نہ اُن سے بات کرتے ہوئے اس طرح زور سے بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کی تفسیر معارف القرآن میں ہے:

تفسیر: احادیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں دو بندوں کی بلند آواز سنی تو ان کو تنبیہ فرمائی اور پوچھا کہ تم لوگ کہاں کے ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ اہل طائف ہیں تو فرمایا اگر تم یہاں مدینہ کے رہائشی ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا (افسوس کی بات ہے کہ) تم اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو مسجد رسول ﷺ میں۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت فی المسجد ج ۱ ص ۶۷ طبع قدیمی کراچی)

اس حدیث سے علماءِ اُمت نے یہ حکم اخذ فرمایا ہے کہ جیسے آنحضرت ﷺ کا احترام آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تھا اسی طرح کا احترام وتوقیر اب بھی لازم ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔

(معارف القرآن ج ۷ ص ۴۸۷ طبع فرید بک ڈپو دہلی، ہندوستان)

قرآن پاک سے دسویں دلیل

”اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب: ۵۶)“ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن ﷺ پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

مفسر قرآن، عظیم محدث، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

تفسیر: آپ ﷺ کے درود وسلام کے متعلق تفصیلی فوائد علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی کتاب ”القول البدیع“ اور میری کتاب صحیح مسلم کی شرح ”فتح الملہم“ میں دیکھیں۔ (تفسیر عثمانی ص ۵۶۸ طبع قرآن کمپلکس ریاض سعودی عرب)

نوٹ: القول البدیع اور فتح الملہم میں واضح طور پر نبی ﷺ کو قبر میں زندہ مانا گیا ہے اور ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا قبر کے قریب سلام سننے والے عقیدہ کو صحیح اور مسلک اہل السنت والجماعت کا عقیدہ بتایا گیا ہے۔

مشقی سوال

سوال: عقیدہ حیات النبی ﷺ پر پیش کردہ آیات میں سے کوئی سی تین آیات، آیت نمبر اور باحوالہ تفسیر پیش کریں؟

باب: چہارم

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور احادیث مبارکہ

حدیث پاک سے پہلی دلیل

”عن انس بن مالک ان رسول اللہ قال اتیت وفی روایۃ ھداب مررت علی موسیٰ لیلۃ اسری بی

عندالکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جس رات مجھے معراج کا سفر کرایا گیا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرخ ٹیلے کے قریب اُن کی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب فضائل موسیٰ علیہ السلام ج ۲ ص ۲۶۸ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

نوٹ: حضرت موسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور اس صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو قبر مبارک میں زندگی عطاء فرمائی ہے۔

حدیث پاک سے دوسری دلیل

''عن انس بن مالک قال: قال رسول اللہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ ج ۶ ص ۱۴۷، حدیث نمبر ۳۴۲۵ طبع دار العلمیہ بیروت، لبنان)

وہ محدثین کرام جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲)

۲...... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (مرقات ج ۲ ص ۲۱۲)

۳...... حضرت علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱)

۴...... حضرت علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ (فیض القدیر ج ۳ ص ۱۸۴)

۵...... حضرت علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ (السراج المنیر ج ۲ ص ۱۳۴)

۶...... حضرت علامہ قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۶۴)

۷...... مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (بذل المجہود ج ۲ ص ۱۱۷)

۸...... علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴)

۹...... علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹)

۱۰...... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ (فضائل درود ص ۱۸ و ۳۴)

حدیث پاک سے تیسری دلیل

''عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی من بعید اُعلمتہ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس درود پڑھے گا اُس کو میں خود سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے گا تو وہ مجھے بتلایا جائے گا۔

(جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ والسلام علی محمد خیر الانام ص ۹۲، طبع دار ابن جوزی الدمام)

وہ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱...... امام ابوبکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (جزء حیات الانبیاء علیہم السلام ص ٦)

۲...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الباری ج ٦ ص ۳۵٦)

۳...... علامہ شمس الدین السخاوی رحمۃ اللہ علیہ (القول البدیع ص ۱۱٦)

۴...... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (مرقاۃ ج ۲ ص ۱۰)

۵...... امام ابوالحسن علی بن محمد الکنانی رحمۃ اللہ علیہ (تنزیہ الشریعۃ ص ۳۳۵)

٦...... علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۳۰)

۷...... مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (نشر الطیب ص ۲٦۸)

۸...... مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۴)

۹...... مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (جواہر الفقہ ج ۱ ص ۵۱۷، طبع جدید)

۱۰...... شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ (فضائل درود ص ۱۹)

حدیث پاک سے چوتھی دلیل

”عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِهٖ لَیَنْزِلَنَّ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَحَکَمًا عَدْلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَیْنِ وَلَیُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ وَلَیَعْرِضَنَّ عَلَیْهِ الْمَالَ فَلَا یَقْبَلُهٗ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاُجِیْبَنَّ“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھا کر فرمایا بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (قیامت سے پہلے) عادل حکمران بن کر آسمان سے نازل ہوں گے، عیسائیت کو ختم کردیں گے، یہودیت کو مٹا دیں گے، مسلمانوں میں صلح کا قیام عمل میں لائیں گے، اہل اسلام میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی اگر کوئی آدمی ان کو مال پیش کرے گا تو انکار فرما دیں گے پھر یقیناً وہ میری قبر پر آ کر سلام کریں گے تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

(مسند ابی یعلی، باب ۱۱۵ ج ۱۱ ص ۴٦۲ ط: دار المامون للتراث، دمشق، المحقق: حسین سلیم اسد)

نوٹ: حیات النبی ﷺ کا انکار اتنا بڑا جرم ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ ۲ نبیوں سے کام لیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلام کر کے اور امام الانبیاء ﷺ جواب دے کر اس فتنے کی تردید فرمائیں گے۔

وہ محدثین کرام جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱) علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱) ۲) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (الدر المنثور ج ۲ ص ۲۴۵)

۳) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (الجامع الصغیر ج ۲، ص ۱۴۰) ۴) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۴۸)

۵)حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (المستدرک ج ۲ ص ۵۹۵) ۶)علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المستدرک ج ۲ ص ۵۹۵)

۷)حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (المطالب العالیہ ج ۴ ص ۲۳) ۸) محشی مسند ابی یعلی رحمۃ اللہ علیہ (مسند ابی یعلی ج ۱۱ ص ۴۶۲)

۹)مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (عقیدۃ الاسلام ص ۷۵) ۱۰)مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۵۹۲)

حدیث پاک سے پانچویں دلیل

''عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَام'' ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جیسے ہی کوئی شخص مجھے سلام کرے گا تو اللہ تعالیٰ میری توجہ لوٹا دیں گے اور میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک باب زیارت القبور ج ۱ ص ۲۷۹ ط: ایچ ایم سعید کراچی)

وہ محدثین کرام جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱)حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الباری پ ۳ ص ۲۷۹) ۲)علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (زرقانی شرح المواہب ج ۸ ص ۳۰۸)

۳)امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (کتاب الاذکار ص ۱۰۶) ۴)حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۱۴)

۵)علامہ محمد الحافظی البوسنوی رحمۃ اللہ علیہ (حاشیہ حیات الانبیاء للبیہقی، ص ۶) ۶)علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ (السراج المنیر ج ۳ ص ۲۷۹)

۷)امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۴، ص ۳۶۱) ۸)علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (وفاء الوفا، ج ۲ ص ۴۰۳)

۹)علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (عقیدۃ الاسلام ص ۵۲) ۱۰)علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۳۰)

حدیث پاک سے چھٹی دلیل

''عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن فوت ہوئے۔ اسی دن قیامت کا پہلا صور اور پھر اسی دن آخری صور پھونکا جائے گا۔ تو تم میرے اوپر زیادہ درود شریف پڑھا کرو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ کے فوت ہونے کے بعد ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ ﷺ تو مٹی مٹی ہو چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو کھا سکے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ج ۱ ص ۱۵۰، ط: ایچ ایم کراچی)

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درود شریف آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پیش ہوتا ہے اور یہ نبی ﷺ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے کہ زندہ ہیں تبھی تو درود شریف پیش ہوتا ہے۔

وہ محدثین کرام رحمہ اللہ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱) علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (عمدۃ القاری، ج ٦ ص ٦٩)
۲) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (فتح الباری، پ ۲٦ ص ۵۸)
۳) علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (الصارم المنکی، ص ۱۷۴)
۴) امام نووی رحمہ اللہ (کتاب الاذکار، ص ۱۰٦)
۵) حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (تفسیر ابن کثیر، ج ۳ ص ۵۱۴)
٦) علامہ منذری رحمہ اللہ (القول البدیع ص ۱۱۹)
۷) حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (جلاء الافہام ص ۳٦)
۸) امام حاکم رحمہ اللہ (مستدرک ج ۴ ص ۵٦۰)
۹) علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (مستدرک، ج ۴ ص ۵٦۰)
۱۰) علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (خزائن الاسرار ص ۱۹)

حدیث پاک سے ساتویں دلیل

”عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔“ ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن میرے اوپر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی حاضری کا دن ہے تم میں جو آدمی بھی درود شریف پڑھے گا جیسے ہی پڑھنے سے فارغ ہوگا تو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا وفات کے بعد بھی درود پہنچے گا حضور ﷺ نے فرمایا جی ہاں وفات کے بعد بھی درود پہنچے گا کیونکہ اللہ پاک نے زمین پر حرام کر دیا کہ نبی کے جسم کو کھائے اسی لئے وفات کے بعد بھی نبی کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ص ۱۱۸، کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ، ط: قدیمی کراچی)

وہ محدثین کرام رحمہ اللہ جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (تہذیب التہذیب، ج ۳ ص ۳۹۸)
۲) علامہ زرقانی رحمہ اللہ (شرح المواہب ج ۵ ص ۳۳٦)
۳) ملا علی قاری رحمہ اللہ (مرقاۃ ج ۲ ص ۱۱۲)
۴) علامہ دمیری رحمہ اللہ (شرح المواہب ج ۵ ص ۳۳٦)
۵) علامہ منذری رحمہ اللہ (ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۲۹۷)
٦) علامہ عزیزی رحمہ اللہ (السراج المنیر ج ۱ ص ۲۹۰)
۷) علامہ مناوی رحمہ اللہ (فیض القدیر ج ۲ ص ۸۷)
۸) علامہ سمہودی رحمہ اللہ (خلاصۃ الوفاء ص ۴۸)
۹) علامہ قاضی شوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار ج ۳ ص ۲٦۴)
۱۰) مولانا شمس الحق رحمہ اللہ عظیم آبادی (عون المعبود ج ۱ ص ۴۰۵)

حدیث پاک سے آٹھویں دلیل

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ۔“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے ایسے

پیدا فرمائے ہیں جن کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(سنن نسائی، کتاب السہو، باب التسلیم علی النبی ﷺ ج ۱ ص ۱۸۹ ط: قدیمی کراچی)

وہ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کو صحیح بتلایا اور اپنی کتب میں اس کی سند کو صحیح لکھا:

۱) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (مستدرک ج ۲ ص ۴۲۱)
۲) علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (مستدرک ج ۲ ص ۴۲۱)
۳) علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴)
۴) علامہ بزار رحمۃ اللہ علیہ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴)
۵) علامہ ابن عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ (الصارم المنکی ص ۱۶۸)
۶) علامہ عزیزی رحمۃ اللہ علیہ (السراج المنیر ج ۱ ص ۵۱۸)
۷) علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۱)
۸) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (القول البدیع ص ۱۱۵)
۹) علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (وفاء الوفا ج ۲ ص ۴۰۴)
۱۰) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (فتاویٰ عزیزیہ ج ۲ ص ۶۹)

حدیث پاک سے نویں دلیل

"عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ النَّاسُ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَفِیْقُ"

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب صُور پھونکا جائے گا تو لوگوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی پھر بعد میں سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ و واعدنا موسی ثلثین لیلۃ، ج ۱ ص ۴۸۱ ط: قدیمی کراچی)

نوٹ: قیامت کے صور پھونکے جانے کے وقت آپ ﷺ پر قبر مبارک میں بے ہوشی کا طاری ہونا عقیدہ حیات النبی ﷺ کی دلیل ہے کیونکہ بے ہوشی ہمیشہ زندہ انسان پر طاری ہوتی ہے نہ کہ مردہ پر (غور و فکر سے کام لینے والا آسانی سے سمجھ سکتا ہے)

حدیث پاک سے دسویں دلیل

اس حدیث پاک کا بنیادی واقعہ کچھ یوں ہے کہ: حضور پاک ﷺ بھی شہید ہیں لہٰذا جو زندگی شہداء کے لئے قرآنِ پاک سے ثابت ہے وہ حضور پاک ﷺ کے لئے بھی ثابت ہے۔ شہادت کا مختصر واقعہ یوں ہے: ۷ھ میں حضور پاک ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فتح حاصل کی۔ یہودی جنگ ہار گئے اُنہوں نے شکست کا بدلہ لینے کے لئے حضور پاک ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک یہودی سلام بن مشکم کی بیوی "زینب بنت حارث" نے حضور پاک ﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کھانا تناول فرماتے وقت حضور پاک ﷺ کے ساتھ ایک صحابی حضرت بشیر بن براء رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ وہ اس کھانے کو کھاتے ہی شہید ہو گئے مگر حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ لقمہ کھاتے ہی گوشت کی بوٹی بول اُٹھی کہ میں زہر آلودہ ہوں مگر اسی دوران اُس زہر کا اثر پیٹ مبارک میں چلا گیا تھا۔ چنانچہ اس واقعے کے چار سال بعد ۱۱ھ میں حضور پاک ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت اس زہر کا خاصہ اثر تھا۔

حضور پاک ﷺ کی شہادت کے دلائل

حضور پاک ﷺ نے وفات سے چند لمحات پہلے فرمایا:

۱...... ''وقالت عائشۃ کان النبیا یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یاعائشۃ ماازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر فھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم'' ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام مرض الوفات میں فرمایا کہ جو زہریلا کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا اب میں اُس کھانے کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں پس یہ وقت میری کمر کی رگ کٹنے کا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ج ۲ ص ۶۳۷ ط: قدیمی کراچی)

لہٰذا آپ ﷺ کی وفات کا سبب یہی زہر ہے اس لئے آپ ﷺ شہید بھی ہوئے۔

۲...... ''عن عبداللہ ابن مسعود رض قال لان احلف تسعا ان رسول اللہا قتل قتلا احب الی من ان احلف واحدۃ انہ لم یقتل وذلک بان اللہ اتخذہ نبیا واتخذہ شہیدا۔'' ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نو دفعہ قسم اٹھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ شہید ہوئے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک دفعہ یہ قسم اُٹھاؤں (اور بات پکی کردوں) کہ رسول اللہ ﷺ (کسی کافر کے ہاتھوں تلوار کے ساتھ) قتل نہیں کئے گئے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو نبی بھی بنایا اور شہید بھی بنایا ہے۔

(مستدرک، کتاب المغازی ج ۳ ص ۶۱،۶۰، رقم الحدیث: ۴۳۹۴ / ۱۹۸ اقربہ الذہبیؒ، دارالعلمیہ بیروت لبنان)

مشقی سوال

سوال: ۵ احادیث جن کو محدثین کرام نے بطور ثبوت پیش کیا ہو، باحوالہ پیش کریں۔

باب پنجم...... عقیدہ حیات النبی ﷺ اور امت مسلمہ

روایت خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور پاک ﷺ کے وفات کے بعد میرے کمرہ میں تشریف لائے، لوگوں میں وفات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حضور پاک ﷺ کو خدا تسلیم کرتا ہے (نعوذ باللہ) وہ جان لے کہ حضور پاک ﷺ وفات پاگئے ہیں اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ پر کبھی وفات نہیں آئے گی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور پاک ﷺ کا ماتھا چوم کر یوں ارشاد فرمایا:

''بابی انت وامی طبت حیا و میتا والذی نفسی بیدہ لا یذیقک اللہ الموتتین ابدا۔'' ترجمہ: میرے ماں باپ قربان ہوں آپ ﷺ نے اچھی زندگی پائی اور اچھی وفات پائی۔ تشریح: ایک موت تو حضور پاک ﷺ پر آچکی ہے اور اب وہ دوسری موت کون سی ہے جو حضور پاک ﷺ پر نہیں آئے گی؟ محدثین کرام نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا: (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب: مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۵۱۷، ط: قدیمی کراچی)

والاَحسَنُ اَنْ یُقَالُ اَنَّ حَیَاتَہ ﷺ لَایَتَعَقَّبُھَامَوْتٌ بَلْ یَستمرحَیًا والانبیاء احیاء فی قبورھم"

ترجمہ: دوسری بارموت نہ آنے کا بہترین مطلب یہی ہے کہ حضور پاک ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اوران کی قبر والی زندگی پر دوبارہ موت نہیں آئے گی بلکہ اب حضور پاک ﷺ ہمیشہ زندہ رہیں گے جس طرح باقی انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔　　(حاشیہ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکرؓ ج۱ ص۵۱۷، ط: قدیمی کراچی[۱])

منکرین حیات الانبیاء علیہم السلام (مماتی فرقہ) کا حکم

سرخیلِ احناف، حضرت علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں: "مَن انکرَ الحیاۃَ فی القَبرِ وھمُ المُعتزلہ۔ وَ اُجیب عن اَھلِ السّنۃ"

ترجمہ: قبر میں زندگی کا انکار معتزلہ کرتے ہیں، اہل السنت والجماعت انکو جواب دیتے ہیں۔

(عمدۃ القاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکرؓ ج۶ ص۶۰۱ ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مماتیوں کی اقتداء میں نماز کے متعلق علماء دیوبند کے فتاویٰ جات

۱...... موجودہ علماء دیوبند کے پیرومرشد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ ہیں، قبر کے قریب سلام کا جواب دیتے ہیں، جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جائز نہیں ہے۔　(آپ کے مسائل اور اُن کا حل، اضافہ وتخریج شدہ ایڈیشن ج۱ ص۲۹۹ ط: مکتبہ لدھیانوی کراچی)

۲...... شیخ الحدیث والتفسیر، فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اپنے روضۂ اقدس میں روح کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں، قبر مبارک میں پڑھے جانے والے درود وسلام کو سنتے ہیں...... جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے نہ تو وہ دیوبندی کہلانے کا مستحق ہے اور نہ ہی اہل السنۃ والجماعۃ سے اُس کا کوئی تعلق ہے۔ بلکہ وہ بدعتی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ اہل محلہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو ہٹا کر اُس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔　(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق، سرگودھا ج۲ شمارہ نمبر ۲ ص۶۵ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء)

۳...... مولانا محمد جمیل صاحب، امام تبلیغی مرکز رائے ونڈ نے جامعہ اشرفیہ لاہور سے مماتی فرقہ کے متعلق فتویٰ لے کر فرمایا مماتیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے، کیونکہ یہ اہل بدعت میں سے ہیں۔

---

[۱] نوٹ: حاشیہ صحیح بخاری، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا امام محمد قاسم نانوتویؒ کے استاد، محدث کبیر حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، اور یہی تشریح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری ج۶ ص۵۱۱، اور علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری ج۶ ص۶۰۱ پر بیان کی ہے۔ معلوم ہوا کہ خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی قبر کی زندگی کو بیان کرنا صرف علمائے دیوبند کا طریقہ ہی نہیں بلکہ امت کے جلیل القدر ائمہ بھی اس روایت سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کو ثابت کر گئے ہیں۔

راہ زندگی میں گو ہم پر بڑے مشکل مقام آئے　　نہ ہم سے قافلہ چھوٹا نہ ہم نے رہنما بدلا

اِجماع اُمت مسلمہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے علماء دیوبند تک: اجماع، اُمت مسلمہ کے اتفاقی فیصلے کو کہا جاتا ہے اجماع امت کا ماننا بہت ضروری ہے اجماع امت کے انکار کر دینے پر بعض صورتوں میں بندہ کافر ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں کافر تو نہیں ہوتا مگر فاسق یعنی انتہائی گناہ گار اور بدعتی ہو جاتا ہے۔

اجماع امت مسلمہ کی قرآن پاک میں اہمیت کا ثبوت

"ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا" ترجمہ: جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے کی پیروی کرے اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اِس نے خود اپنائی اور اِسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ (النساء: ۱۱۵)

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم لکھتے ہیں:

تفسیر: جس مسئلے پر پوری اُمت مسلمہ متفق رہی ہو وہ یقینی طور پر برحق ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں۔

(توضیح القرآن المعروف بہ آسان ترجمہ قرآن ج ۱ ص ۲۹۷ مکتبہ معارف القرآن کراچی)

اجماع امت مسلمہ کی حدیث پاک میں اہمیت کا ثبوت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول الله ﷺ قال ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد ﷺ علی ضلالة وید الله مع الجماعة ومن شذ شذ الی النار۔ ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ بے شک اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر اجماع نہیں کرنے دے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔ جو شخص (اجماعِ اُمت) سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

(جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ ج ۲ ص ۳۹ قدیمی کراچی)

عقیدہ حیات النبی ﷺ اور اجماعِ اُمت

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج تک اجماع چلا آ رہا ہے۔

۱...... مقتدر عالم دین، حضرت علامہ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ کا عقیدہ: "نحن نؤمن ونصدق بانه ﷺ حی یرزق فی قبره وان جسده الشریف لا تاکله الارض والاجماع علی هذا" ترجمہ: ہمارا ایمان ہے اور ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو وہاں رزق بھی ملتا ہے اور آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کو مٹی نہیں کھا سکتی اور اس عقیدہ پر پوری دنیا کے مسلمان متفق ہیں۔

(القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، فی خاتمۃ الباب الرابع ص ۱۷۲ دارالعلمیہ بیروت)

۲..... علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ مندرجہ بالا الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔

(الدر المنضود فی الصلوۃ علی صاحب المقام المحمود ص ۹۵ دار العلمیہ بیروت)

۳...... عظیم محدث، مفسّر قرآن، اُصولی حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: ''حیات النبی ﷺ فی قبرہ ھو وسائر الأنبیاء علیہم السلام معلومۃ عندنا علما قطعیا لما قام عندنا من الادلۃ فی ذالک وتواترت لہ الأخبار الدالۃ علی ذالک۔'' ترجمہ: ہمارے نبی ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں بے شک ان کی قبر مبارک میں زندگی یقینی دلائل سے ثابت ہے اور اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ پر خبر متواتر (اجماع امت مسلمہ) بھی قائم ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء علیہم السلام ج ۲ ص ۱۳۹ دار العلمیہ بیروت)

۴...... قطب الارشاد، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان والکفر، باب زندوں کا مردوں سے مدد مانگنا ص ۱۶۹ ادارہ اسلامیات لاہور ص ۱۹۷، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نوٹ: سماع، حیات کے بغیر نہیں ہوتا پس معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی حیات میں بھی کسی کو اختلاف نہیں اور اختلاف نہ ہونے کو اجماع کہتے ہیں یعنی یہ اُمت مسلمہ کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ اس پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں اور اس کے نیچے یوں لکھا ہے کہ بہترین عبارت ہے۔

۵...... مُرشد العلماء، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: عقیدہ سب کا یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ (البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ، باب (بحث) طعام محفل مولد، ص ۱۹۹ سہارن پور انڈیا)

۶...... شاہ ولی اللہ سرحد، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: میرے عزیزو! تمام اہل السنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضرات شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔ (مجالس غور غشتوی ص ۱۵۶، طبع مدرسہ فاروقیہ پشاور)

۷...... ارشاد فرمایا! (حدیث پاک) جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا تو اس کی مجھے کسی فرشتہ کے ذریعہ سے خبر دی جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا! کہ غور سے سنو! یہی ہمارا اور ہمارے سب اساتذہ کرام، مشائخ عظام اور تمام اکابرین کا مسلک اور عقیدہ ہے۔

(مجالس غور غشتوی ص ۶۹، ۷۰)

۸...... حکیم الامت، مجدّد الملت، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: آپ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں قریب قریب اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی اعتقاد (عقیدہ) ہے۔

(اشرف الجواب للشفاء المرتاب (کامل) حصہ دوئم، روافض کے اعتراضات کے جوابات، ص ۲۱۰، تالیفات اشرفیہ ملتان)

۹...... یہ بات با اتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں۔

(اشرف الجواب للشفاء المرتاب (کامل) عنوان انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات ص ۲۱۱ تالیفات اشرفیہ ملتان)

۱۰...... مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے۔

(کفایت المفتی، مدلل ومکمل، کتاب العقائد، فصل: چہارم ج ۱ ص ۱۲۹ دار الاشاعت کراچی)

۱۱...... اُستاذ المحدثین، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: تمام اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز و عبادت میں مشغول ہیں۔

(سیرت المصطفیٰ، باب سوئم فصل سوئم ج ۳ ص ۲۶۰، المیزان لاہور)

۱۲...... حکیم الاسلام، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں قبور پر خود صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں، یہ علماء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ علمائے دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے پایا ہے۔ (کلمات طیبہ المعروف خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۱۸۱ ادارہ اسلامیات لاہور)

مشقی سوالات

سوال ۱: اجماع کے ۴ حوالے اور خطبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ والی روایت بیان کریں۔

سوال ۲: پیش کردہ علماء دیوبند کے فتاویٰ جات کی روشنی میں کوئی سا ایک فتویٰ بیان کریں۔

مسلک اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی فرقہ کے درمیان عقائد میں چند فرق

مسلک اہل السنۃ والجماعۃ (علماء دیوبند)	مماتی فرقہ
۱.....تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بالخصوص سیدالانبیاء ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں روح کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں اور عبادت میں مشغول ہیں۔ یہ عقیدہ اجماع امت مسلمہ اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۱۰، مقام حیات ص ۲۶۷)	۱.....تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بالخصوص آپ ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ نہیں۔ روح کا قبروں میں رکھے ہوئے جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جو حیات والا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بدعتی ہیں، گمراہ ہیں۔ (المسلک المنصور ص ۶۳، شرک کیا ہے ص ۴ مسلک الاکابر ص ۱۴۵ البرہان الجلی ص ۱۴۴)
۲.....روضۂ اطہر کے قریب پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ (تسکین الصدور، ص ۵۰، المہند ص ۴، تذکرۃ الخلیل ص ۳۰۶، نشر الطیب ص ۲۱۱، آب حیات ص ۴۰)	۲.....مدینہ منورہ میں یا دور سے پڑھا ہوا صلوٰۃ وسلام آپ ﷺ نہ سنتے ہیں، نہ جواب دیتے ہیں۔ (کیا مردے سنتے ہیں ص ۴۰، عقائد علماء اسلام ص ۴۸۴، مسلک الاکابر ص ۱۳۱، القول المسند ص ۱۹)
۳.....عرض اعمال یعنی روضۂ مبارک میں آپ ﷺ کے پاس امت کے اعمال اجمالی طور پر روزانہ پیش ہوتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ ص ۵۱۸، تفسیر عثمانی ص ۸۸۳، نشر الطیب ص ۲۱۰)	۳.....عرض اعمال والا عقیدہ شیعوں کا عقیدہ ہے۔ (عقائد علماء اسلام ص ۴۴۹، اقامت البرہان ص ۲۴۵، تسکین القلوب ص ۱۰۳، تحفہ عجیبہ ص ۳۴۰)
۴.....استشفاع یعنی آپ ﷺ کی قبر کے پاس عاجزانہ درخواست کرنا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ یہ جائز ہے۔ (معارف القرآن ص ۴۵۹، نشر الطیب ص ۲۴۵، آب حیات ص ۴۰)	۴.....آپ ﷺ سے دعا کی استدعا کرنا بدعت سیئہ ہے۔ گمراہی ہے۔ (القول المسند ص ۱۳۱، اقامت البرہان ص ۳۱۲، المسلک المنصور ص ۶۷، عقائد علماء اسلام ص ۶۴۹)
۵.....روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے جانا اور صرف زیارت ہی کی نیت سے سفر کرنا فرائض وواجبات کے علاوہ سب سے بڑی نیکی ہے۔ (وفاء الوفاء ص ۱۷۷ ج ۴، فتح القدیر ص ۴۷ ج ۳، در مختار ص ۲۳ ج ۴)	۵.....روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔ بدعت ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی نے اس کو مستحب قرار نہیں دیا۔ (تحقیق الحق ص ۳۵، کتاب التوحید فی العبادات الالوہیہ)
۶.....ایصال ثواب برحق ہے۔ خواہ زندہ کو کیا جائے یا فوت شدہ کو۔ مالی صدقات کے ساتھ ہو یا دوسری عبادات کے ساتھ ہو۔ اس کا فائدہ روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔ (راہ سنت ص ۲۴۹)	۶.....اگر مردے کو ایصال ثواب کیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ روح کا جسم عنصری سے کوئی تعلق نہیں۔ (ملخصاً عقیدہ مماتی فرقہ)

۷......زمین کی وہ جگہ جو آپ کے جسم مبارک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ جہاں آپ ﷺ آرام فرما ہیں۔ وہ جگہ کائنات کی ہر شے سے افضل، حتی کہ عرش و کرسی بھی اس کے مقابل کچھ نہیں۔ (فضائل حج ص ۱۷۷، تاریخ مدینہ ص ۱۴۷، تسکین الاذکیاء ص ۴۸۶)	۷......وہ جگہ جو آپ ﷺ کے جسم کو لگی ہوئی ہے وہ عام جگہوں کی طرح ایک جگہ ہے۔ عرش و بیت اللہ سے بھی افضل نہیں۔ کوئی قبر جنت کا باغ نہیں۔ آپ ﷺ کی قبر عام قبروں کی طرح ایک قبر ہے۔ اس کی کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت کا عقیدہ رکھنے والے غلطی پر ہیں۔ (عقائد علماء اسلام ص ۴۸۶، ندائے حق ص ۴۷۶)
۸......آپ ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور یوں عرض کرنا کہ "اے اللہ ان بزرگوں کے واسطہ سے میری دعا قبول فرما۔ جائز ہے۔ بعد از وفات ہو یا قبل از وفات ہو۔ (احسن الفتاویٰ ص ۴۲۲، معارف القرآن ج ۱ ص ۱۰۰)	۸......انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء کرام رحمہم اللہ کے وسیلے سے دعا کرنا وفات کے بعد شرک ہے۔ بدعت ہے۔ مشرکین کا عمل ہے۔ جو توسل کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بدعتی ہیں۔ (کشف الحجاب ص ۹۳، البرہان الجلی ص ۲۰۰، شرک کیا ہے۔ ص ۱۸، ازالہ اوہام ص ۲۵، البصائر ص ۲۵۲)
۹......قرآن وحدیث میں جہاں لفظ قبر آیا ہے اس سے مراد یہی زمینی قبر ہے۔ جہاں عذاب وثواب کی بات آئی ہے اس سے مراد بھی یہی زمینی قبر ہے۔ یہ قبر حقیقی، شرعی، لغوی، عرفی قبر ہے۔ علیین اور سجین کو کسی نے قبر شرعی نہیں کہا۔ (تسکین الصدور ص ۸۲، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۴۶۲، معارف الحدیث ص ۲۰۴)	۹......اصل شرعی قبر علیین، سجین ہے۔ یہ زمین والی قبر عرفی قبر ہے۔ یہ اصل میں گڑھا ہے۔ اس گڑھے میں کچھ نہیں ہوتا۔ زمینی گڑھے کو قبر کہنا قرآن کا انکار ہے۔ (حیات جاودان ص ۱۶، اقوال مرضیہ ص ۱۹، مسلک المنصور ص ۳۷، عقائد علماء اسلام ص ۶۱۷)
۱۰......حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی تھی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ افضل شہید ہیں۔ (جامع ترمذی، کتاب المناقب)	۱۰......جنتی نوجوانوں والی روایت غلط ہے...... نیز حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کر لی تھی ورنہ وہ جہالت کی موت مرتے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے جنرل ضیاء الحق اچھا تھا۔ (فتویٰ ماسٹر عبداللہ ممانی و کتاب مظلوم کربلا از نیلوی، ص ۱۰۰، ۱۰۸)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

اِجْمَاعُ الْعُلَمَاءِ

عَلٰی

حَیَاۃِ الْاَنْبِیَاءِ علیہم السلام

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ

تالیف:

جناب مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ
مدیر ادارۃ النعمان ڈیرہ اسماعیل خان